سوال

بے نماز خاوند اور ایک ہی کمرہ میں دو بیویوں کا رہنا

جواب

لحمد للہ.

ں :

ادانہ کرنا، اور وعظ و نصیحت کرنے کے باوجود نماز شروع نہ کرنا عقد نکاح کو فسخ کرنا واجب کرتا ہے اس لیے نماز کی پابند بیویاں اس کے لیے حلال نہیں، اور نہ ہی وہ ان بیویوں کے لیے حلال ہے، اور آپ پر ضروری ہے کہ آپ جو طریقہ بھی میسر ہو اس نکاح کو فسخ کرنے کی کوشش کریں.

ک نماز فسخ نکاح کا موجب شمار کیا جاتا ہے تو آپ اس سبب کو نکاح فسخ کرنے کے لیے پیش کریں، اور اگر نکاح فسخ کرنے کا موجب شمار نہیں کیا جاتا تو آپ اپنی والدہ اور دوسری بیوی کو ایک ہی گھر میں جمع کرنے میں جو نقصان ہو رہا ہے اس کی وجہ سے اس سے طلاق حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور اس

خ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

و خاوند نماز ادا نہیں کرتا وہ کافر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے چنانچہ جو نماز ترک کرے اس نے کفر کیا"

ند احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

ا ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بندے اور شرک و کفر کے درمیان نماز ترک کرنا ہے"

سے امام مسلم نے صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے.

ہ وہ اس کی فرضیت کا انکار کرتا ہو یا وجوب کا انکار نہ کرتا ہو، لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تو سب مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہے، لیکن اگر وہ اسے سستی و کاہلی کی وجہ سے ترک کرتا ہے اور اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دونوں مذکور احادیث او

ں کے لیے مذکورہ خاوند کے پاس واپس جانا جائز نہیں، حتی کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں توبہ نہ کر لے اور اپنی نماز پنجگانہ کی پابندی نہ کرنی شروع کر دے، اللہ اسے ہدایت کی توفیق دے اور اس پر توبہ کرنے کا احسان کرے.

ز (270-269/10).

ر شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہ نشہ کرتا ہو یا نشہ نہ کرے کافر اور یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح یا اس سے بھی شدید کافر ہے، کیونکہ یہود و نصاری کو تو مثلا جزیہ دینے کی صورت میں ان کے دین پر رکھا جا سکتا ہے، لیکن جو مسلمان ہو کر بے نماز ہو تو یہ شخص مرتد ہے اس کو اس پر برقرار رکھنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا زندہ رہنا جائز ہے، بلکہ اسے

ہ اب اس سے علیحدگی اختیار کر لے، اور اس شخص کے لیے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال نہیں، اور نہ ہی اس کی بیوی کے لیے حلال ہے کہ اپنے اس خاوند کو اپنے سے ہم بستری و جماع کرنے دے، بلکہ بوس و کنار اور معانقہ بھی نہ کرنے دے، اور نہ ہی اس سے خلوت کرے، جب تک وہ اسلام کی طرف

ور اس عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنے آپ کے قریب آنے دے گی تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے اس نے کسی اجنبی شخص کو اپنے قریب آنے دیا.

تعالی سے سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں، چنانچہ اس عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے بے نماز خاوند سے اس طرح دور بھاگے جس طرح شیر سے بھاگا جاتا ہے....

شخص کو عدت گزرنے تک مہلت دی جائیگی اگر تو عدت گزرنے سے قبل وہ اسلام کی طرف واپس پلٹ آیا تو وہ اس کی بیوی ہے، اور اگر واپس نہیں پلٹتا تو ان کے درمیان عقد نکاح اس وقت سے فسخ ہو جائیگا جب سے وہ مرتد ہوا ہے.

ء کرام کی رائے ہے کہ اگر وہ بغیر شادی کے باقی رہے اور اس کا خاوند اسلام کی طرف واپس پلٹ آئے چاہے عدت گزرنے کے بعد ہی اور وہ عورت اپنے خاوند میں رکھتی ہو تو وہ واپس جا سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تو اس کی بیوی کی مناسبت سے ہے.

ماسبت : تو اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا یا کفن پہنانا یا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا، یا اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، یا اس کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کرنا، یا اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا، یا اس کی طرف سے حج کرنا حرام ہوگا؛ کیونکہ وہ کافر ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا

نبی اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں التوبۃ (113).

، یہ مراد لیتے ہیں کہ : جو شخص بے نماز ہے نہ تو مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اور نہ ہی گھر میں، لیکن جو شخص گھر میں نماز ادا کرتا ہے وہ تو گنہگار ہے اور اجب وہ اس پر قائم رہے تو وہ فاسقین میں سے ہوگا، لیکن کافر نہیں.

تو اس سے وہ شخص مراد لیتے ہیں جو بالکل نماز ادا ہی نہیں کرتا، اس کا حکم وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے.

میری نصیحت ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے اور اپنے میکے چلی جائے حتی کہ اللہ تعالی اسے اسلام کی ہدایت نصیب کر دے، اور اللہ عزوجل اسے ترک نماز پر مجبور نہیں کر رہا کیونکہ یہ اختیاری امر اس کو اس میں اختیار حاصل ہے، جیسا کہ اس کو بازار جانے یا مسجد جانے یا کسی اور جگہ جانے

ح (77) سوال نمبر (2).

م :

ہ نماز ادا بھی کرتا ہو تو اس کے لیے ایک ہی کمرہ میں دو بیویوں کو اکٹھا رکھنا جائز نہیں، اور ہر بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اسے مستقل طور پر باقی بیویوں سے علیحدہ رہائش مہیا کرے.

؛ اس پر اصرار کرتا ہے تو آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ اپنی والدہ کو اس رہائش سے نکال کر والدہ سے ضرر کو کم کریں، اور والد کو پر دباؤ ڈال سکیں کہ وہ ہر بیوی کو اس کا وہ حق ادا کرے جو اللہ تعالی نے اس پر واجب کیا ہے.

بر (7653) اور (96455) کے جوابات کا مطالعہ کریں، ان دونوں جوابات میں بیوی کے لیے مستقل طور پر علیحدہ رہائش مہیا کرنے کا حق اور دوسری اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

112026